36946-وکیل کے میقات کا اعتبار ہو گا

سوال

دو برس قبل ایک شخص حج کی طاقت رکھے بغیر فوت ہو گیا اور اب اس کا خاندان اور اولاد اس کی جانب سے حج کرنا چاہتے ہیں، لیکن ان کے پاس اتنی رقم نہیں کہ وہ کسی ایک کو پاکستان سے فوت شدہ کی جانب سے حج کے لیے بھیج سکیں، تو اس لیے وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ مکہ میں رہائش پذیر کسی مسلمان کو اس کا وکیل بنائیں اور اسے قربانی اور حج کے اخراجات دیں تا کہ وہ اس فوت شدہ کی جانب سے اس طرح حج کی ادائیگی کرے اور ثواب بھی حاصل کرے ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کا
صحیح قول یہی ہے کہ کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے والے نائب کے میقات کا اعتبار کیا
جائے گا کیونکہ وہ خود بنفس نفیس حج کر رہا ہے، اور اس میں جس کی جانب سے حج یا عمرہ
کیا جا رہا ہے اس کے میقات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

تو اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ
اپنے والد کی جانب سے حج کے لیے اہل مکہ وغیرہ جو حرم کے قریب رہتے ہیں ان میں سے
کسی ایک کو وکیل بنا دیں۔